# والد عبداللہ شاہ غازی
# حضرت محمد ذوالنفس الزکیہ رضی اللہ عنہ

**احمد رضا مغل**
(متخصص فی الحدیث)

آج ہمارا موضوع تاریخ اسلام کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں، میری مراد خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ حضرت محمد ذوالنفس زکیۃ بن عبداللہ المحض بن حسن المثنی بن امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہم ہیں۔ جناب محمد ذوالنفس زکیۃ رضی اللہ عنہ کا شمار تابعین یا تبع تابعین میں کیا جاتا ہے، آپ نہایت متقی، عبادت گزار اور نیک اعمال بجالانے کے ساتھ ساتھ بڑے صاحب علم و فضل اور ذی وجاہت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ ان تمام علمی وروحانی اوصاف سے مزین تھے جو اہل بیت کا طرہ امتیاز ہے۔ تفصیلی تعارف درج ذیل ہے:

## نام

: محمد

## کنیت :

ابو عبد اللہ اور ابو القاسم

## القاب:

المهدي، ذو النفس الزكية (نفس زکیہ)، اور صریح القریش

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے القاب میں "امام اجل" اور " خلیفہ وامیر المؤمنین" ذکر کیے ہیں۔ ( فتویٰ رضویہ، ج28، ص484 )

## نفس زکیہ کیوں کہا جاتا ہے؟:

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ کو ان کی عبادت، ریاضت، زہد و تقویٰ کی وجہ سے لوگ "نفس زکیہ" کہتے تھے ۔(حضرت امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی، ص342 )

## سلسلہ نسب:

محمد بن عبد اللہ (المحض) بن حسن (المثنی) بن حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم یعنی آپ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے کے بیٹے ہیں. تین واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ملتے ہیں۔

آب تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

محبوب رب العالمین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ — سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبد اللہ المحض رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد المہدی نفس زکیہ رضی اللہ عنہ

(البدایہ والنہایہ حصہ دہم ج5 296 حافظ ابن کثیر 774ھ)
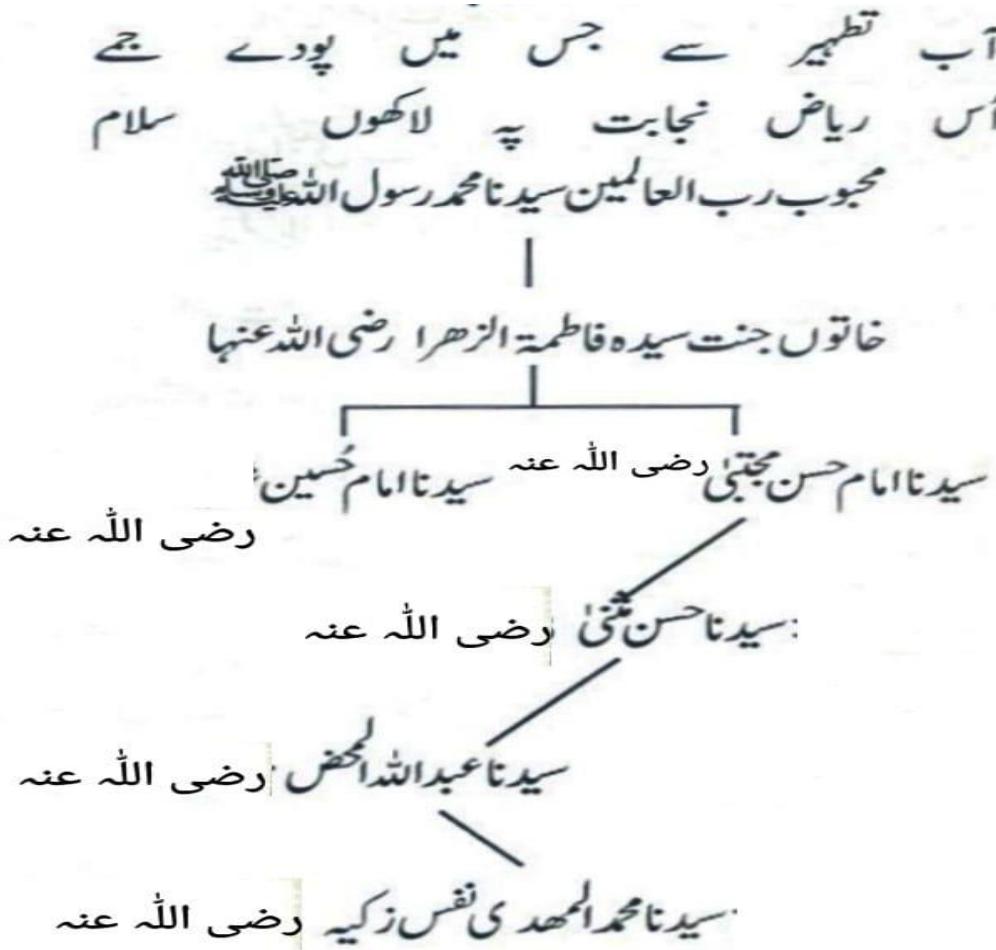
## نوٹ :

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے دادا، امام زین العابدین اور امام نفس زکیہ محمد رضی اللہ عنہما کی دادی حضرت فاطمہ صغریٰ آپس میں بہن بھائی تھے یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد تھیں (کتب عامہ سیرت و طبقات )

## حسنی وحسینی "سید ":

آپ رضی اللہ عنہ "سید "ہیں آپ کے دادا حضرت حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین الشہید رحمۃ اللہ علیہا سے ہوئی، جن سے آپ کے والد حضرت عبد اللہ المحض رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اس طرح حضرت نفس زکیہ حسنی و حسینی سید ہوئے۔

## بقیۃ السلف (اولاد):

آپ کے دس (10) بیٹے اور پانچ (5) بیٹیاں تھیں :

**بیٹوں کے نام یہ ہیں** :(1) قاسم یہ آپ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں (2) عبد اللہ اشتر (مشہور بزرگ حضرت عبد اللہ شاہ غازی رضی اللہ عنہ )(3) علی (4) حسن (5) حسین (6) طاہر (7) ابراہیم (8) احمد (9) یحییٰ (10)(11) موسیٰ رحمھم اللہ۔

**بیٹیوں کے نام یہ ہیں**:(1) فاطمہ (2) زینب (3) ام کلثوم (4) ام سلمہ (5) ام علی رحمھم اللہ

( خاندان رسول مقبول ص 9 / حضرت امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی ص 237 )

## امام اعظم وامام مالک کے ساتھ جہاد شرکت :

امام ابن عماد حنبلی اپنی کتاب "شذرات الذھب" میں رقمطراز ہیں: سید ابراھیم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت سے قراء وعلماء شریک جہاد ہوئے، ان میں سے ہیثم، ابو خالد الاحمر، عیسی بن یونس، عباد بن العوام، یزید بن ہارون اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے، اور ان کے بارے میں کھلم کھلا تبلیغ فرماتے تھے اور لوگوں کو ان کے ساتھ شریک جہاد ہونے کی ترغیب دیتے تھے جیسا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان کے (سید ابراھیم کے) بھائی سید محمد نفس زکیہ کے ساتھ شریک جہاد ہونے پر لوگوں کو آمادہ کرتے تھے ( شذرات الذھب، ج1، ص213 )

## حضرت عبداللہ المحض رضی اللہ عنہ کی اولاد :

حضرت عبد اللہ المحض رضی اللہ عنہ کے 5 بیٹے تھے:

(1) حضرت ابرہیم نفس رضیہ رضی اللہ عنہ

(2) حضرت محمد نفس الزکیہ رضی اللہ عنہ

(3) حضرت موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ

(4) حضرت یحیی صاحب الدیلم رضی اللہ عنہ

(5) حضرت ادریس رضی اللہ عنہ

( الاصیلی، ص69 / تھذیب الکمال، ج14، ص373 / تاریخ الرسل والملوک، ج7، 537 )

## اہم نکتہ :

سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت محمد نفس الزکیہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے ( الاصیلی، ص95 )

## افضلیت شیخین کریمین:

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "فتوٰی رضویہ" میں نقل کرتے ہیں: عن جندب الاسدي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء بعض اهل الكوفةدة والجزيرة الى محمد بن عبدالله المحض رضي الله تعالیٰ عنهما وسال عن ابي بكروعمر رضي الله تعالیٰ عنهما فقال : انظر الى اهل بلادك يسألونني عن ابي بكروعمر ، لهما فضل عندي من علي ،رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعين ۔

حضرت جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہل کوفہ وجزیرہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا: اپنے شہر والوں کو دیکھو! مجھ سے ابو بکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولی علی سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔( فتوٰی رضویہ ج28 ص483 بحوالہ الصواعق المحرقہ، ص83 )

## نفس رضیہ سید ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ (بھائی):

نفس زکیہ کے بھائیوں میں نمایانام نفس رضیہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ہے جو ہر مقام ومحاذ پر آپ کے ساتھ رہے "نفس رضیہ" آپ کا لقب ہے نفس رضیہ کا اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء وآئمہ کرام میں اٹھانا بیٹھنا تھا، نفس رضیہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی شہادت 25 ذی القعدہ 145 ہجری کو ہوئی( تاریخ طبری، ج7، ص291 / امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی ص342 )

## فضائل وکمالات :

شجاعت و بہادری، بے جگری و جفاکشی کہ جو اولاد علی کے فطری خواص میں دونوں (محمد نفس زکیہ و ابراہیم نفس رضیہ) بھائیوں کی قابل رشک بنی ہوئی تھی ان کے ان ہی فطری صفات نے لوگوں کو ان پر جمع کر دیا تھا ( امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی ص342 )

## امدادو بیعت:

عبد الکریم شہرستانی اپنی کتاب "الملل والنحل" میں نقل کرتے ہیں کہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے 30000 ہزار درہم بھیجے اور لوگوں کو ان (حضرت زید بن علی زین العابدین رضی اللہ عنہ) کی حمایت کیلئے (بھرپور طریقے سے) آمادہ کیا۔ وہ خود بیمار تھے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر علم انہی سے پڑھا تھا۔ اور ان کے اپنے گھر والوں میں سے محمد بن عبد اللہ نفس زکیہ اور عبد اللہ بن علی بن حسین بھی ساتھ تھے انہوں (نفس زکیہ محمد رضی اللہ عنہ) نے جناب زید بن علی زین العابدین سے بیعت کی ہوئی تھی ( الملل والنحل، ص158 )

## محدثین کی حمایت :

حضرت نفس زکیہ محمد اور حضرت نفس رضیہ ابراہیم رضی اللہ عنہما کے خروج کے جواز میں جن علماء اور آئمہ نے فتوے دیے ان میں حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمھم اللہ وغیرہما شامل ہیں (تاریخ الخلفاء، ص 519)

## امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ :

"البداية و النهاية" میں ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن عبد اللہ نفس زکیہ سے بیعت کا فتوٰی دیا تو ان سے کہا گیا کہ ہمارے گلیوں میں ابو جعفر منصور کی بیعت کا حلقہ موجود ہے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم پر جبر کیا گیا تھا اور کسی بھی مجبوری کی کوئی بیعت نہیں تو لوگوں نے امام مالک کے قول کے مطابق سید محمد نفس زکیہ

کی بیعت کی اور امام مالک سید محمد نفس زکیہ کے خروج کے وقت مسکن پابند ہوگئے کسی کی خوشی و غمی میں نہیں جایا کرتے تھے اور نہ ہی جمعہ و جماعت کے لئے گھر سے باہر جایا کرتے تھے (البداية و النهاية، ج10، ص84 )

ابو جعفر منصور کے نام سے کون واقف نہیں! یہ وہی ہے جس نے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جیل میں ڈالا اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو کوڑے مروائے

## محمد نفس زکیہ نے عبداللہ شاہ غازی کو سندھ کیوں بھیجا؟:

محمد نفس زکیہ او ابراھیم کا ابو منصور کے ساتھ شدید اختلاف ہوا تو حضرت ابراھیم بصرہ گئے اور عبد اللہ شاہ غازی (غازی بابا) کے والد نے مدینہ طیبہ میں ابو منصور کے خلاف خروج کیا اور لوگوں سے اپنی بیعت لینی شروع کی۔ جب معاملات خراب ہوئے تو حضرت محمد نفس الزکیہ نے اپنے بیٹے حضرت عبد االلہ الاشتر (غازی بابا) سے کہا کہ آپ بصرہ جائیں اور وہاں سے سندھ جائیں۔

چنانچہ صاحب "اسد الغابہ "حضرت علامہ ابن اثیر علیہ الرحمہ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:

فوجه محمد ابنه عبدالله المعروف بالاشتر الى البصره فاشترى منها خيلا عتاقا ليكون سبب وصولهم الى عمر بن حفص لانه كان فيمن بايعه من قواد المنصور وكان من محبه ،

حضرت محمد نفس الزکیہ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جو الاشتر کے لقب سے مشہور تھے (یعنی غازی بابا) سے فرمایا کہ تم بصرہ جاؤ اور وہاں سے عمدہ گھوڑے خرید لینا تاکہ تم اس طرح (گورنر سندھ ) عمر بن حفص کے پاس پہنچ جاؤ کیونکہ یہ منصور کے ان سپہ سالاروں میں سے تھا جنہوں نے محمد نفس الزکیہ کی بیعت کی تھی اور وہ آل نبی کا چاہنے والا بھی تھا

مزید لکھتے ہیں:

وسارو في البحر الى السند فامرهم عمر ان يحضروا فقال لهم بعضهم :انا جئناك بما هو خير من الخيل و بما لک فيه خير الدنيا والآخرة فاعطنا الامان،اما قبلت منا واما سترت وامسكت عن اذانا حتى نخرج عن بلادك راجعين۔

یہ حضرات بذریعہ سمندر سندھ پہنچ گئے اور جب عمر بن حفص کے پاس پہنچے تو (غازی بابا) کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ ہم جس چیز کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں وہ ان عمدہ گھوڑوں سے بہت بہتر ہے اور اس میں آپکے لئے دنیاوآخرت کی بھلائی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ہمیں (منصور کی زیادتیوں کی وجہ سے) امان دیں اگر آپکو قبول ہے تو ٹھیک ورنہ اس کو راز رہنے دیں اور ھمیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں ہم خود ہی آپکے علاقے سے واپس (بصرہ یامدینہ طیبہ) چلے جائینگے۔

(غرض عمر بن حفص نے انکو امان دی اور انکا اکرام کیاتو پھر غازی بابانے گورنر سندھ عمر بن حفص کو ساری تفصیل بتائی کہ والد گرامی نے مدینہ شریف میں منصور کے خلاف خروج کیاہے اور لوگوں نے بیعت بھی کی ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی والد گرامی کی بیعت کرلیں تو عمر بن حفص چونکہ اھل بیت کا چاہنے والا تھاوہ راضی ہوگئے اور انکو اپنے پاس رہنے کی اجازت دی کہ آپ ابھی کچھ عرصہ یہیں رہیں)

## حضرت محمد نفس الزکیہ رضی اللّٰہ عنہ کی شہادت کی خبر:

تمام مورخین لکھتے ہیں کہ اس دوران اچانک ایک غم ناک خبر آتی ہے کہ حضرت محمد نفس الزکیہ کو منصور نے مدینہ طیبہ میں شہید کروایا، عمر بن حفص یہ غم ناک خبر غازی بابا کو سناتے ہیں اور یہ خبر بھی دیتے ہیں کہ منصور کو اطلاع پہنچ گئی ہے کہ آپ سندھ میں ہیں تو وہ ضرور مجھے آپکی گرفتاری کا حکم نامہ جاری کریگا۔

اس پر غازی بابانے فرمایا:

ان امري قد ظهر و دمي في عنقك فانظر لنفسك او دع

قال عمر : قد رأيت رايا ههنا ملك من ملوك السند عظيم الشان كثير المملكة وهو على شوكة السند تعظيما لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففعل ذالك وسار اليه الاشتر فاكرمه و اظهر بره و تسللت اليه الزيدية حتى اجتمع معه اربع مائة انسان من اهل البصائر۔ .

غازی بابانے فرمایااب تو میرا معاملہ ظاہر ہو گیاہے اور میرا خون اب آپکی گردن پہ ہے (یعنی منصور کی طرف سے آپکو ضرور یہ حکم آئیگا کہ اشتر کو قتل کردو) اب معاملہ آپکے ہاتھ میں چاہو تو یہی اختیار کرو (یعنی مجھے قتل کردو) یا پھر اس سے دستبردار ہو جاو جیسے چاہو آپ کرو۔

اس پر عمر بن حفص کہنے لگا کہ میرے پاس ایک مشورہ ہے وہ یہ ہے کہ یہاں سندھ میں ہی ایک بڑا رئیس ہے جسکی ملکیت بڑی عظیم الشان ہے اور رعایا بھی بہت ہے اور سندھ کی شان ہے مزید یہ کہ آل رسول کی بڑی تعظیم کرتا ہے (اگر آپ چاہیں تو میں اس سے بات کرکے اسکے پاس آپکو بھیجتا ہوں) تو حضرت اشتر یعنی غازی بابانے اس مشورے کو مان لیا اور یہ لوگ اسکے پاس گئے تو اس رئیس نے انکی بڑی تعظیم کی اور اچھائی کے ساتھ پیش آیا اور جگہ دی اسطرح چارسو بندے بصرہ سے آئے اور یہیں رہنے لگے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فبلغ ذالك المنصور فعزل عمر بن حفص (بهشام بن عمرو)

پس منصور کو یہ خبر پہنچی گئی (کہ میرے گورنر نے غازی بابا کو سندھ کے رئیس کے پاس بھیجا ہے) تو عمر بن حفص کو معزول کیا (اور اسکی جگہ ھشام بن عمرو کو والی سندھ مقرر کیا)

علامہ ابن اثیر علیہ الرحمہ مزید لکھتے ہیں: و امره ان يكاتب الملك بتسليم عبدالله فان سلمه و الا فحاربه كره اخذ عبدالله الاشتر۔

منصور نے ہشام کو حکم دیا کہ اس رئیس کو لکھو کہ عبد اللہ الاشتر کو ہمارے حوالے کرو ورنہ پھر اس سے جنگ کرو۔۔۔

(لیکن ہشام بھی عبد اللہ الاشتر کی گرفتاری کو پسند نہیں کرتے تھے) کیونکہ وہ بھی اھل بیت کے چاہنے والے تھے۔

علامہ ابن اثیر جزری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

خرجت خارجة ببلاد السند فوجه هشام اخاه سَفَنَّجا(سفنج) فخرج في جيشه و طريقه بجنبات ذالك الملك فبينا هو يسير اذ غبرة قد ارتفعت فظن انهم مقدم العدو الذي يقصده فوجه طلائعه فزحفنت اليه فقالوا: هذا عبدالله بن محمد العلوى يتنزه على شاطي مهران۔

فمضى يريده فقال نصحاوه : هذا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقد تركه اخوك متعمدا مخافة ان يبوء بدمه فلم يقصده، فقال ما كنت لادع اخذه ولا ادع احدا يحظي باخذه و قتله عند المنصور وكان عبدالله في عشرة فقصده، فقاتله عبدالله اصحابه، حتى قُتل و قتلوا جميعا فلم يفلت منهم مخبر و سقط عبدالله بين القتلي فلم يشعر به

ایک دن سندھ کے علاقے میں کسی گروہ نے شورش برپا کی تو ھشام نے اپنے بھائی سفنج کو کہا کہ فوج لیکر جاؤ اور اس معاملے کو دیکھو اسی اثناء میں وہ جارہے تھے کہ سامنے سے غبار سے کسی لشکر کے آنے کا محسوس کیا کہ شاید اسی دشمن کے لشکر کے لوگ ہیں تو صورت حال معلوم کرنے کے لئے جب بھیجا تو ھشام کے فوجیوں نے کہا یہ وہ نہیں بلکہ عبد اللہ بن محمد العلوی (یعنی غازی بابا ہیں) جو دریاء سندھ کے کنارے سیر کے لئے جارہے ہیں آپ کوئی ایسی

حرکت نہ کریں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں آپکے بھائی ہشام نے جان بوجھ کر یہ کام نہ کیا کہ کہیں ابن رسول کا خون انکی گردن پہ رہے تو اس نے کہا میں یہ نہیں کر سکتا کیونکہ اگر چھوڑ دیا اور کسی اور انکو پکڑ لیا یا گرفتار کیا تو منصور کے پاس اسکی عزت ہوگی عبد اللہ الاشتر اس وقت اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ تھے بہرحال اسے نے فوج سے کہا انکو قتل کرو تو غازی بابا اور آپکے ساتھی بھی جان بچانے کی خاطر لڑتے لڑتے بالآخر شہید ہوگئے اور غازی بابا ان شہیدوں کے درمیان پڑے رہے (سفنج کو کسی نے نہیں بتایا کہ عبد اللہ کون ہیں کیونکہ وہ چہرے سے جانتا نہ تھا (الکامل فی التاریخ، ج5، 195 تا 198 بتغیر)

## نفس زکیہ محمد اور بھائی ابراہیم کا ابو جعفر منصور کے خلاف خروج :

145 ہجری میں حضرت محمد نفس زکیہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حضرت ابراہیم نفس رضیہ رضی اللہ عنہ نے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے خلاف خروج کرکے اپنی دعوتِ خلافت کی تحریک چلائی۔ منصور نے دونوں بھائیوں کو شکست دی اور شہید کرا دیا اور اُن کے ساتھ ہی بہت سے سادات کرام بھی قتل کر دیے گئے۔ یہ پہلا تنازعہ تھا جو عباسیوں اور علویوں کے مابین ہوا۔ اس معرکے سے قبل ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا ( تاریخ الخلفاء مترجم، ص519 )

## شہادت کی پیشن گوئی :

حضرت ام حسین بنت عبد اللہ بن محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں: کہ میں نے اپنے چچا حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: آپ محمد بن عبد اللہ المحض کے معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا: یہ فتنہ (آزمائش) ہے جس میں محمد نفس زکیہ ایک رومی کے گھر کے پاس سے قتل ہو جائیں گے اور ان کے حقیقی بھائی (ابراہیم) عراق میں اس حالت میں قتل ہوں گے کہ ان کے گھوڑے کے سُم پانی میں ہوں گے (تاریخ طبری، ج7، ص229 تا 231 )

## شہادت :

حضرت محمد نفس الزکیہ رضی اللہ عنہ کو حمید بن قحطبہ نے 14 رمضان المبارک 145ھ بروز پیر بعد عصر شہید کر دیا(تاریخ طبری،ج7،ص236 )

## مزار مبارک:

حضرت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے دوسرے دن اُن کی بہن حضرت زینب بنت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہا اور ان کی بیٹی فاطمہ نے عیسیٰ سے ان کی لاش منگوا کر جنت البقیع میں دفن کرادی ان کی قبر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی گلی کے سامنے جہاں وہ گلی بڑی سڑک سے آکر مل جاتی ہے یا اسی کے کہیں قریب واقع ہے (تاریخ طبری،ج7،ص135 )

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی

وہ مرد جس کا فقر خزف کو کرے نگیں

(اقبال)

## کیا محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اس وقت موجود ہے؟

جی ہاں موجود ہے محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے(1)عبد اللہ الاشتر (غازی بابا)(2) قاسم

## (1)عبداللہ الاشتر (غازی بابا)

کے دو بیٹے تھے جن میں محمد الکابلی سے آپ کی نسل چلی

ینبوع میں قاسم بن محمد الکابلی بن عبد اللہ الاشتر بن محمد نفس زکیہ سے نسل چلی،

ھمذان میں ابو طالب بن علی بن الحسین بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی بن ابی جعفر بن الافطس بن علی بن الحسن الاعور بن محمد الکابلی سے نسل چلی

سر دان بر صغیر پاک وہند میں علی بن احمد بن اسماعیل الناصر بن القاسم بن عبد اللہ بن الحسن الاعور بن محمد الکابلی سے نسل چلی

ماوراء النہر میں ابراہیم بن محمد الکابلی بن عبد اللہ الاشتر سے نسل چلی

## (2)قاسم نفس زکیه کے دوسرے بیٹے کی نسل ان سے چلی

مدینہ منورہ میں ابو بکر بن محمد بن داؤد بن علی بن احمد بن اسماعیل بن قاسم بن نفس زکیہ سے نسل چلی

مغرب (مروکو) میں حسن بن عبد اللہ بن محمد بن عرفہ بن الحسن بن ابو بکر بن علی بن الحسن بن احمد بن اسماعیل بن قاسم بن نفس زکیہ سے نسل چلی

اور ینبع میں جبارۃ بن محمد بن الحسن بن ابراہیم بن اسماعیل بن قاسم بن محمد نفس زکیہ سے چلی

باقی عبد اللہ المحض کے بیٹوں اور محمد نفس زکیہ کے بھائیوں میں سے سلیمان اور ادریس کی نسلیں المغرب (مروکو )اور اندلس میں چلیں

ابراہیم اور یحییٰ کی نسلیں غرناطہ، جزیرہ، حجاز مقدس، مصر، شام اور عراق میں چلیں واللہ اعلم ( نصح ملوک الاسلام، ص48 )

اللہ ہمیں اصحاب واہلبیت کی سیرت پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

از قلم: احمد رضا مغل

بتاریخ: 4جولائی 2025 بمطابق 8 محرم الحرام 1447.بروز جمعہ